

مسالہ وجہ میں

تصنیف

غوث جہاں سرفراز مقامات صدیقیت واعبدیت والخلافت والامامت
والاحسان مجدد ملت حضور محبوب سبحان حضرت سیدنا و مرشدنا امام خراسانی
اخذزادہ سیف الرحمن پیر ارجمند مبارک

بامہتمام

شیخ القرآن والحدیث ڈاکٹر مفتی
پیر محمد عبدالجین سیفی

مہتمم جامعہ جیلانیہ نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کیتھ
042-5721609-0333-4263843

شعبہ نشر و انتشار آستانہ عالیہ عابدیہ سیفیہ جامعہ جیلانیہ نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کیتھ

دکٹر خاوندی پبلیشننگز دربار مارکیٹ لاہور 042-7236056
0320-4651872

مسئلہ وجود پر فتاویٰ جات

ترتیب

ڈاکٹر تنور یزینب سیفی

شعبہ فشو رو اشاعت

جامعہ جیلانیہ لہستان الاسلام

نادر آباد ریدیاں روڈ لاہور کیفت

فون نمبر: 042-5893768

marfat.com

Marfat.com

مسئلہ وجد پر فتاوی جات

فتاویٰ

رئیس المقرر مجددت حضور محبوب بجان سیدی در شدی امام خراسانی
اخhzزادہ سیف الرحمن مبارک مدعا

اردو ترجمہ

ڈاکٹر نورینہ شب سیفی

مدرسہ جامعہ جیلانی للہوانت نادہ آباد بیدیاں روڈ لاہور کیفت

تأثیر الفتاویٰ

اسٹاڈیوں مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث

مفتی محمد عبد القیوم قادری ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

بانی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور پاکستان

وجد و وجد میں نہماز کا شرعی حکم

اسٹاڈیوں شیخ الحدیث علامہ مفتی عبداللطیف جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

نیز اعظم اسٹاڈیوں مفتی ابوالثیر علامہ محمد نور اللہ بصیر پوری رحمۃ اللہ علیہ

اسٹاڈیوں حضرت علامہ مفتی محمد حسین مفتی اعظم جہاں ملٹی میانوالی

مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد حسین نصیبی جامعہ نصیرہ لاہور

ملنے کا پتہ

آستانہ عالیہ عابدیہ سیفیہ جامعہ جیلانیہ نادہ آباد بیدیاں روڈ لاہور کیفت 5721609

0333-4263843

واحد تقسیم کار

روحانی پبلیکیشنز ٹھریو ہوٹل گنج بخش روڈ دربار ماڈل کیٹ لاہور 7236056

marfat.com

Marfat.com

حروف آغاز

حضرت مرحوم طریقت رئیس اختری بحد ذات حضور محبوب بیجان سیدی و مرشدی امام خراسانی حضرت اخوزادہ سیف الرحمن مبارک مدظلہؒ کو بصورت سوالات استاذ العلماء شیخ الحدیث مفتی محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی نے ارسال کئے تھے۔ جس کا عربی اور قاری میں حضرت مبارک صاحب مدظلہؒ نے مفصل جواب کی صورت میں رقم فرمایا تھا اور وہ جواب پیر طریقت رہبر شریعت شیخ الحدیث ابوالعرفان مفتی ڈاکٹر محمد عابد حسین سیفی مدظلہؒ نے استاذ العلماء مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث مفتی محمد عبد القیوم قادری ہزارویؒ کی خدمت القدس میں پیش کیا جس پر قبلہ مفتی صاحب نے عربی میں تائیدی لا جواب مضمون رقم فرمایا اور مفتی صاحب قبلہ سے عرض کیا گیا کہ آپ اس کا اردو ترجمہ بھی اپنے دست مبارک سے رقم فرمائیں تو انہوں نے اس کے ترجمہ کیلئے استاذ العلماء شیخ الحدیث مفتی محمد عبد اللطیفؒ کو فرمایا تو انہوں نے ترجمہ کیا تھا ساتھ حضرت اخوزادہ مبارک کے فتویٰ کی تائید بھی فرمادی۔ ان دونوں مذکورہ بزرگوں نے حضرت اخوزادہ مبارک کے اس فتویٰ کو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خاں افغانی برلنی رحمۃ اللہ علیہ کے اس فتویٰ کے مطابق قرار دیا جو انہوں نے ”فتویٰ رضویہ“ کی دسویں جلد میں تحریر فرمایا ہے۔ انشاہ اللہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کا وہ فتویٰ بھی عنقریب روحاںی پبلیشور لالہور زیور طباعت سے آراستہ کرے گا۔ مزید قارئین کی آسانی کیلئے ہم نے حضرت اخوزادہ سیف الرحمن مبارک کے فتویٰ کا اردو ترجمہ۔ عظیم ذہبی سکالر درسہ مبلغہ ڈاکٹر توزیز نسب سیفی صاحب سے کرو اکرشامل اشاعت کیا ہے۔ ہم ڈاکٹر صاحب کے انتہائی ملکوئی ہیں کہ انہوں نے تجوڑے سے وقت میں سرکار مبارک کے فتویٰ کا اردو آسان عام فہم ترجمہ فرمایا ان کے علاوہ ڈاکٹر محمد عابد حسین سیفی نے چند علماء کے تبرکات فاؤنڈیشن کی جانب چوائی کے پاس موجود تھے ان کو بھی بطور تبرک ان کے فتاویٰ جات کیا تھوڑا شامل کر دیا گیا ہے۔ اللہ رب الحضرت سے دعا ہے کہ ہمیں ان علماء کرام کے تبرکات سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے۔ بجادا لتبی الحبیب انکریم

محمد و مزادہ طارق عزیز قادری

بانی روحاںی پبلیشور زنجی بخش روڈ

کھجور ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور

042-7236056

marfat.com

Marfat.com

مبارک فتویٰ

بحمد و طلت خضور محبوب سماں سیدی و مرشدی امام خراسانی اخحدزادہ سیف الرحمن مبارک کی
طرف سے استاذ العلماء علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کے سوالات کے جواب میں؟
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الاتباء والمرسلين
وعلى آله واصحابيه اجمعين ۵

اما بعد!

گرامی قدر مولوی صاحب! احترم محمد عبدالحکیم شرف قادری تشریعی السلام علیکم و مرشد، کہ
تجاذب و قسم ہے۔

اول یہ کہ اس شخص کا تجاذب اور تواجد سے مقصود خود نہیں ہو اس کے حرام ہونے میں شک
نہیں ہے۔

دوم: یہ کہ اس شخص کا معتقد ان نیکوں کے ساتھ مشاہرت اختیار کرنا ہے جو کیفیت جذب
رکھتے ہیں یہ مقصود محمود ہے، یعنی کہ حدیث محدث شریح طریقہ محمدیہ میں ہے (طبیوعہ مکتبہ فورین ج ۲ ص
۵۲۵) علامہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں اس میں شک نہیں کہ تواجد کا معنی یہ ہے کہ وجد حقیقتاً تو نہ ہو لیکن حکلف اس کو
اختیار کیا جائے اور اس کا انکھار کیا جائے اس میں حقیقت و جدواں کو مشاہرت ہے اور یہ نہ صرف
جاائز ہے بلکہ شرعاً مطلوب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک و سلم فرماتے ہیں منْ ثَبَثَ
بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ جس نے کسی قوم کے ساتھ مشاہرت اختیار کی وہ ان میں سے ہے اس حدیث کو
امام طبرانی نے بجم او سط میں روایت کیا اس کے راوی حضرت مذیف بن سیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ہیں، کسی قوم سے مشاہرت اختیار کرنے والا ان میں سے اس لئے ہو گا کہ اس کا اس قوم کے ساتھ
مشاہرت اختیار کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ وہ ان سے محبت رکھتا ہے اور ان کے احوال اور افعال
سے راضی ہے۔ (حدیث محدثین ج ۲ ص ۵۲۵)

مبارک فتویٰ

بحمد و طلت خضور محبوب سماں سیدی و مرشدی امام خراسانی اخحدزادہ سیف الرحمن مبارک کی
طرف سے استاذ العلماء علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کے سوالات کے جواب میں؟
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الاتباء والمرسلين
وعلى آله واصحابيه اجمعين ۵

اما بعد!

گرامی قدر مولوی صاحب! احترم محمد عبدالحکیم شرف قادری تشریعی السلام علیکم و مرشد، کہ
تجاذب و قسم ہے۔

اول یہ کہ اس شخص کا تجاذب اور تواجد سے مقصود خود نہیں ہو اس کے حرام ہونے میں شک
نہیں ہے۔

دوم: یہ کہ اس شخص کا معتقد ان نیکوں کے ساتھ مشاہرت اختیار کرنا ہے جو کیفیت جذب
رکھتے ہیں یہ مقصود محمود ہے، یعنی کہ حدیث محدث شریح طریقہ محمدیہ میں ہے (طبیوعہ مکتبہ فورین ج ۲ ص
۵۲۵) علامہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں اس میں شک نہیں کہ تواجد کا معنی یہ ہے کہ وجد حقیقتاً تو نہ ہو لیکن جنکل اس کو
اختیار کیا جائے اور اس کا انکھار کیا جائے اس میں حقیقت و جدواں کو مشاہرت ہے اور یہ نہ صرف
جاائز ہے بلکہ شرعاً مطلوب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک و سلم فرماتے ہیں منْ ثَبَثَ
بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ جس نے کسی قوم کے ساتھ مشاہرت اختیار کی وہ ان میں سے ہے اس حدیث کو
امام طبرانی نے بجم او سط میں روایت کیا اس کے راوی حضرت مذیف بن سیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ہیں، کسی قوم سے مشاہرت اختیار کرنے والا ان میں سے اس لئے ہو گا کہ اس کا اس قوم کے ساتھ
مشاہرت اختیار کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ وہ ان سے محبت رکھتا ہے اور ان کے احوال اور افعال
سے راضی ہے۔ (حدیث محدثین ج ۲ ص ۵۲۵)

محترم مولوی صاحب! کیا آپ نے ان مجددوں سے سوال کیا ہے کہ ان کا اضطراب اور یہ
کیفیت اختیار سے ہے یا بغیر اختیار کے؟ بالفرض اگر وہ کہنے کرہم اپنے اختیار سے اس طرح
کرتے ہیں؟ تو کیا آپ نے ان سے دریافت کیا ہے کہ یہ اضطراب اور یہ حالت جو تم اختیار
کرتے ہو اس سے تمہارا مقصد خود نہای ہے یا صالحین کے عمل کے ساتھ مشاہدہ جب آپ کو
چاہئے تھا کہ ان کی خود نہای کی حالت سے مجھے اطلاع دیتے۔ اور اگر انہوں نے اپنے اختیار یا خود
نہای کی اطلاع نہیں دی بلکہ آپ کو الہام یا کشف و شہود کے ذریعے ان کی خود نہای کا علم ہوا ہے تو
آپ نے اپنے خط میں اس کا تذکرہ کیوں نہیں فرمایا؟ اگر انہوں نے خود نہای کی بات نہیں کی اور
آپ کو بھی الہام اور کشف کے ذریعے یہ معلوم نہیں ہوا تو کیا علم فیب عطا ہی کے ذریعے سے یہ
معلومات رکھتے ہو؟ تو جب آپ کے پاس ان کے خلاف کوئی دلیل اور جدت نہیں ہے تو آپ نے
ان کے خلاف سوچن سے کام لیا ہے اور یہ گناہ اور معصیت ہے اس لئے آپ پر توہ اور ندامت
لازم ہے۔

آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ سالک انہمار جذب کے طور پر سینے پر ہاتھ مارتے ہیں۔

جئاب مولوی صاحب بعض مجددوں اور صوفیاء کرام کو ایسے حالات پیدا ہوتے رہے ہیں
کہ وہ اپنے آپ کو چاہک سے مارتے ہیں اور اپنے کپڑے کپڑے چاک کر دیتے تھے۔
حدیقہ ندیہ میں ہے کہ امام یافی نے بعض مشائخ نجف سے نقل کیا کہ میں نے شیخ شبلی کو دیکھا کہ
وہ وجد کا انہصار کر رہے تھے اس حال میں انہوں نے اپنے کپڑے کپڑے پھاڑ دالے اور وہ کہر رہے تھے۔

(اشعار ترجمہ)

۱) میں نے تیری محبت میں بجا طور پر کپڑے کپڑے پھاڑ دیئے حالانکہ میرا ارادہ کپڑے
پھاڑنے کا نہیں تھا۔

۲) میرا ارادہ تو دل کی طرف تھا، لیکن ہاتھ گر بیان پر جاپزے۔

۳) مگر بیان کی جگہ میرا دل ہوتا تو وہ چاک کئے چانے کے زیادہ لائق تھا۔
امام یافی نے اپنی امالی میں اپنی سند کے ساتھ بیان کیا کہ حضرت سنون دریا کے کنارے

بیٹھے ہوئے تھے ان کے ہاتھ میں ایک چیزی تھی وہ انہوں نے اپنی ران اور پنڈلی پر ماری یہاں تک کہ ان کا گوشت پھٹ گیا اور وہ یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔
جن کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے۔

- ۱) میرا دل تھا جس کے ساتھ میں زندگی گزار رہا تھا وہ اپنے الہ پھیر میں مجھ سے گم ہو گیا۔
- ۲) اے میرے رب! مجھے واپس عطا فرم اس کی خلاش میں میرا سینہ بُجھ ہو گیا ہے۔
- ۳) جب تک میرے اندر روح باقی ہے، اے غیاث استغثیث میری اندازہ۔ (حدیقتہ عدیین ج ۲ ص ۵۲۲)

محترماً! جب اسکی بے اختیاری حالتیں اولیاء کرام اور اسلاف صوفیاء کرام میں ظاہر ہوئی ہیں تو آپ اس حالت کے روکنے کی آرزو کیوں رکھتے ہو؟
اور اس حالت کو ہوا میں کی نفرت کا باعث کیوں خیال کرتے ہو؟
اس حالت کے منع کرنے والے کے پارے میں الحادی للغتاوی طبع مکتبہ فوریہ رضویہ ج ۲ ص ۲۳۲ میں تحریر ہے۔

سئلہ (سوال) صوفیہ کی جماعت کے پارے میں صوفیائے کرام ذکر کی ایک مجلس میں جمع ہوئے جماعت میں سے ایک شخص ذکر کرتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوا اس پر جو حال وارد ہوا اس کی بناء پر وہ کھڑا رہا کیا اسے اس فعل کی اجازت ہے یا نہیں؟ اور کیا کسی کو اسے منع کرنے اور وہ اتنے کی اجازت ہے؟

جواب: اس سلسلے میں اس شخص پر انکار نہیں کیا جائے گا، یعنہ یہی سوال شیخ السلام سراج الدین پلشنی سے کیا گیا تھا کہ انہوں نے جواب دیا کہ اس سلسلے میں اس شخص پر کوئی انکار نہیں ہے، روکنے والے کیلئے اس پر زیادتی کرنا جائز نہیں اور جو اس پر سختی اور زیادتی کرے اس پر تعزیز لازم ہے۔ (یعنی قاضی پر لازم ہے کہ اس پر حد شرعی جاری کرے)

یہی سوال علامہ برہان الدین اہنائی سے کیا گیا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا اور یہ فرمایا

کہ صاحب حال پر حال کا غلبہ ہوتا ہے اور مکمل محروم ہے اس نے تواجد کی لذت جیسی اور نہیں اسے صاف شروع میسر ہوا ہے آخوند فرمائی تھا صہی ہے کہ قوم کو سالک کے حال کو تسلیم کرنے میں ہی سلامتی ہے۔ بعض شخص اور ماکل ائمہ نے بھی اس جواب میں موافقت کی اور مقابلت سے مگر پر کیا۔ (الحاوی للغایات)

ذکر جذب اور وجد کی حالت میں اگر کوئی کلمہ صاحب جذب کی زبان سے صادر ہو جائے مثلاً آہ اور دودھ مضاف ہے اور عین ذکر ہے۔ انوار القدریہ میں سیدی یوسف مجی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مشائخ نے جو ذکر کے آداب بیان فرمائے ہیں یہ اس شخص سے متعلق ہیں جوہوش و حواس میں ہو اور صاحب اختیار ہو۔ یعنی جس کا اختیار باقی نہ رہے تو اس پر وارد ہونے والے اسرار کی بنا پر کبھی اس کی زبان پر چاری ہوتا ہے اللہ اللہ اللہ اللہ یا حمود حمودی الالالایا آہ آہ آہ یا عاعاعایا آہ آہ یا ہماح احایا کسی حرف کے بغیر بابے ربیا آواز خارج ہوتی ہے اس وقت اس کا ادب یہ ہے کہ سالک پر وارد ہونے والے حال کو تسلیم کیا جائے جب وہ وارد ہونے والا حال دیکھیت ختم ہو جائے تو اس کا ادب سکون ہے۔ (انوار قدسیہ ج ۲ ص ۳۹)

نیز مولوی صاحب ازیر بحث مسئلہ کے بارے میں حدیقة مدیہ جلد اول ص ۲۲۳ کا مطالعہ فرمائیں۔ نیز حدیقة مدیہ جلد دوم ص ۵۳۳ میں ہے۔ وجود اور تواجد کا طریقہ جو صادق نقراہ نے اس زمانے میں سیکھا ہے یا اس کے بعد سیکھیں گے اور جیسے کہ اس سے پہلے سیکھتے تھے تو وہ دایت اللہ تعالیٰ کی توفیق کا اثر اور عطا ہوتے ہے۔

نیز آپ نے اپنے مکتوب میں لکھا ہے کہ آپ ہر کسی کو سند دے دیتے ہیں جناب مولوی صاحب میں اپنے جن خلفاء کو سند دیتا ہوں وہ اس بات کی سند ہے کہ اس شخص نے فلاں طریقے کے اس باقی مکمل کر لئے ہیں تاکہ لوگ وہ سند دیکھ کر معلوم کر لیں کہ کمال طریقہ کے حاصل کرنے میں چاکون ہے اور جھوٹا کون ہے؟ اور ان کے لئے فیض اور فائدہ حاصل کرنے میں کوئی پوشیدگی نہ رہے اور لوگ اس فقیر کے خلفاء سے یقینت عظیمی حاصل کریں۔

نیز آپ نے لکھا تھا کہ ایک خطیب صاحب نے کہا کہ تواجد اور جذب برحق ہے یعنی یہ شیعہ

کی طرح سینہ کو بی کیا ہے؟ جناب مولوی صاحب! خطیب بذکور کی مذکورہ بات سننے کے لائق نہیں ہے، کیونکہ وہ اس راستے میں اگی اور ناپرستا ہے، اگر ناچیتا افراد کی ایک جماعت پھاڑ اور سورج وغیرہ کے وجود کا انکار کرے تو یہ ان کا اپنا خیال ہے دوسروں کیلئے جنت نہیں ہے لہذا خطیب بذکورہ جو اس راستے سے ناواقف ہے اسے ہم معدود و قرار دیتے ہیں، علاوہ ازیں خطیب بذکورہ نے مجذوبوں کی سینہ کو بی کوفاستوں اور گراہ شیعہ سے تشبیہ دی ہے، لہذا وہ اس حدیث شریف کی وعید کا مصدق ہے، جس کا ترجیح یہ ہے کہ جو شخص کسی دوسرے شخص کو فسق یا کفر کا الزام دیتا ہے تو اس کا یہ کلمہ اس پر لوت جاتا ہے اگر اس کا صاحب ایمان ہو، اس لئے تمہارے تمام ہم مجلس افراد کو لازم ہے کہ ایسے لوگوں کی ہات پر توجہ نہ دیں اور اصحاب جذب و جد کے ہارے میں پدمگانی نہ کریں، اگر کوئی مسئلہ سلوک یا طریقت کے امور کے ہارے میں پیش آجائے تو بطور استثناء ارسال کریں نہ کہ سائلوں پر اعتراضات کے طور پر

نقیر سیف الرحمن اخترزادہ پیر ارجمند خراسانی

افتتاحی ترجمہ:

ڈاکٹر تنور یزدی سنبھلی

درسہ جامعہ جیلانیہ بنیات نادر آباد

بیدیاں روڈ لاہور کینٹ 2005-11-04

رابطہ: 042-5893768

تصدیق الفتوی

استاذ العلامہ مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی
موسس و نعمانی جامعہ قائمیہ مرکزی صورتیں الداریں الیں سنت و جماعت پاکستان
استاذ العلامہ شیخ الحدیث مفتی و شیخ الحدیث عبداللطیف نقشبندی جامعہ قائمیہ لاہور

بِسْرَ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت شیخ طریقت (اخhzادہ سیف الرحمن) دامت برکاتہم الالیہ کا جذب سے تعلق
تو تھی گئی ہے۔ آپ کا یہ مبارک فتویٰ امام الیں سنت ایشاد احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ
کے اس جواب کے بالل مطابق ہے جو فتویٰ رضویہ جلد وہم کے صفحہ ۱۲۰ صفحہ ۱۲۳ پر مرقوم ہے
جس کا خلاصہ یہ ہے کہ طریقت کر جبکہ سعید بلکہ خلصاً للہ علیہ اللہ ہو فی نصرہ اہم حبوب و مندوب ہے اور
اس میں خضور شرعاً مسرو و مطلوب رسول اللہ علیہ سلم فرماتے ہیں اذا مررت من بیاض
الجنة فارتوا بحقی جب تم جنت کی کیا ریوں پر سے گزر تو ان کے محل پھول سے تبع کرو۔
صحابہ کرام نے عرض کی وہ جنت کی کیا ریاں کیا ہیں؟ تو فرمایا وہ ذکر کے متعلق ہیں۔ ہاں اگر مغلوبین
صادقین نے تصنیع و بے اختیار یادِ حبوب پر وجد میں آئیں اور ان مقصوی اللہ حقی کی اپنی جان سے
بے خبروں کو جام عشق سے مر گئے ہاں میں تو یہ دولت عظیٰ اور فتح کبریٰ ہے دوسرا درجے پر وہ
ہوش ہیں جو ان عاشقین کی صدقہ دل سے اقتداء کرتے ہوئے خود کو بے لائق ان جیسا بنا نے کی
کوشش کرتے ہیں ان کی سند رسول اللہ علیہ سلم کا یہ فرمان اقدس ہے من تسلیہ بیقوم
فہو منہم نیز ارشاد مقدس ہے ایکو افان لم تبکوا فبا کو رو اگر رو ناخیں آتا تو رو نے جسی
صورت ہالو۔ لیکن جو لوگ محض ریا کاری کے طور پر ایسا کرتے ہیں تو یہ رام قلبی اور بہت بڑا جرم
ہے۔ فساب الا صاب کے چھٹے باب میں تازار خانیہ پھر فتاویٰ خیریہ میں ہے ہل یجوز
الوقص فی السماع الجواب لا یجوز (کیا سامع میں وہ قص جائز ہے تو جواب یہ ہے کہ
تاجائز ہے لورڈ خیریہ میں ہے کہ یہ گناہ کبیرہ ہے اور مشائخ میں سے جس نے اسے مباح کہا ہے یہ
اہل فضل کیلئے ہے جس کی حرکاتِ حرث کی طرح بے اختیار ہوں تو اس سے تماز میں بھی کوئی حرج

نہیں (اگر بے اختیار کیفیت ہے اور عمل کثیر بھی نہیں) اے اللہ تعالیٰ صادقین میں کروئے عالمین
مکمل کر رحمتک يا الرحم الرؤاهین وبحرمته نبیک سید المرسلین وختتم
البین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آله واصحابہ اجمعین

فقط واللہ اعلم بالصواب

ذالک کذالک

الجیب

محمد بن القوم علی عن

عبداللطیف غفران

۸۹-۱۳۳

مفتی جامعہ ظاہریہ رضویہ لاہور

امدرون لواہری گیٹ

۸۹-۲۲۲

ملفے کا پتہ

- ☆ روحاں دیباش رنجور ہوں درہار مار کیٹ رنج بخش روڈ لاہور
- ☆ مرکزی جامعہ سیفیہ رحمانیہ للہوانت الاسلام پاڈشاہی روڈ اڈھوال کلاں کجرات
- ☆ جامعہ سیفیہ رحمانیہ برائیج تکمودیہ اسکے پرائی بازار گلی برلنے والی ضلع کوچانوالہ
- ☆ جامعہ سیفیہ رحمانیہ چوگل اسرسدھو بابا فرید کالونی لاہور
- ☆ جامعہ سیفیہ رحمانیہ برائیج مکلا روڈ بکور تھیصل دینہ ضلع جہلم
- ☆ جامعہ سیفیہ رحمانیہ برائیج اڈھپول کھیصل مخدرا آپا ضلع شخوپورہ
- ☆ جامعہ سیفیہ رحمانیہ برائیج (ڈھوک) دریک روڈ اولا کوت آزاد کشمیر
- ☆ عائیہ صدیقہ اکیڈمی برائیج جامعہ سیفیہ رحمانیہ بھکوال ضلع کجرات
- ☆ حب القرآن مکٹر سولپورہ سکھو یال برائیج جامعہ سیفیہ رحمانیہ ضلع سیاکوت
- ☆ جامعہ سیفیہ رحمانیہ برائیج بھاگوال کلاں ضلع کجرات

وَجْد وَتَوْاجِد پر عُلَمَاءِ کرام کے مبارک فتویٰ جات

فہرست افتراض اس تاز العلامہ مفتی ابوالخیر علامہ محمد نوراللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
شیخ الحدیث و مفتی دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بیسیم پور شریف ضلع ساہیوال پنجاب پاکستان
الجواب اللهم بصلی لی النور الصواب

الکی عاقل قدریہ غیرت ہیں اگر صورت سوال صحیح ہے تو یہی نہت ہے باقی بخودی
میں اگر کسی کا قصہ یا تالیف بجا ہا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہوش میں جونہ ہو تو وہ کیا کرے
گرفت تو حصل اور اختیار ہے اس میں سائل کو کیا چیز قابل اعتراف یا ناجائز نظر آتی ہے؟
وہیں کی جما کو کچھ نہ کہیں وہ لوگ تو مجبوراً اسکی حرکتیں کرتے رہے ہیں۔ قرآن کریم میں
حکم ہے والضواخ سورة الحج کا آخری رکوع۔ مگر یہ باقاعدہ تغیر کے ساتھ تجھیں کریں کہ
واثقی کسی ریا کا ری اور مسودے سے مجلس پاک ہو تو پاک پر کیا اعتراف۔ واللہ اعلم و صلی اللہ تعالیٰ
علی سیدنا مولانا محمد والہ واصحابہ و پارک وسلم۔

اس تاز العلامہ حضرت علامہ مفتی محمد حسین صاحب مفتی اعظم پہلاں ضلع میانوالی
الجواب:

محفل سیداد شریف یا ذکر الہی کے ملٹے یا دعوہ و نصحت کی مجلس جس میں پاک و مقبول
لوگوں کا ذکر ہو ہامشہ ڈاوب ہے۔ اس میں سنتا یا سنوانا دلوں ہامشہ برکت ڈاوب ہیں۔
حدیث شریف میں ہے الروحمة ننزل عدد ذکر الا انحصار۔ دوسری حدیث شریف میں
ہے۔ اذَا مَرَدْقَمَ بِالرِّيَاضِ الْجَنَّةَ فَأَرْتَمَوْهُ الْبَلَى مَا الرِّيَاضُ الْجَنَّةُ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ
حَلَقَ الدَّكْرُ۔ ملکوۃ شریف

یعنی جب تم ہائی بہشت کے پاس سے گزو تو اس میں خوب چاکرو یعنی حصہ لیا کرو
وفرض کیا گیا ہائی بہشت سے کیا مراد ہے تو فرمایا ذکر الہی کی محفل۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ

مسلم کا ذکر پاک نعت خوانی نظر ہائے عجیب و رسالت یہ سب مامور و منکور و مشہور ہیں۔ فرمایا
ماراہ المؤمنون حسنا فھو حسن اور لا یجتمع امتنی علیہ الضلاله وغیرہ بے شمار
احادیث موجود ہیں باقی رہا وجہ و حال کا محاصلہ تو اگر غیر اختیاری ہو تو یقیناً جائز ہے ہاں
معنوی حال کھلنا اصحاب حال سے مذاق اور اولیاء اللہ کی توہین ہے اور محترضن صرف وہ
لوگ ہوتے ہیں جو اس لذت و درد سے نا آشنا ہوتے ہیں جسم کا لانعام بل ہم افضل
ان سائل کی تحقیق کیلئے بڑی بڑی کتابیں وستیاب ہیں۔ کتاب میں عرق مطابق
حضرات نقشبندیہ جو سب سے زیادہ مخالف مخالف سماں ہیں ان کا آخری فعل یہ ہے کہ
نہ الکاری کنم نہ اتراری کنم

مفتی اعظم پاکستان استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
سوال کیا فرماتے ہیں ملائے دین اس مسئلہ میں کہ مجلس ذکر اور محل میلاد و نعت میں
بعض لوگوں پر حالت جذب طاری ہو جاتی ہے یا بعض سالکین پر نماز کی حالت میں ایک
کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور بے اختیار زبان پر حومو یا اللہ ایسے کلمات جاری ہو جاتے ہیں
ان کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟ کیا اس طرح نماز ادا ہو جاتی ہے یا نہیں؟

بنواو تو جروا

محمد عابد حسین سیفی سرور کوئی

الجواب وهو الموفق للصواب

بلاشبہ صالحین عابدین کی مجالس ذکر میں ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جس سے بعض
اوقات شریک مجلس پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے اس کے جسم کے رو تکنے کھڑے ہو جاتے ہیں۔
وجد کی حالت جاری ہو جاتی ہے۔ قرآن کریم نے اس حالت کو اس طرح بیان فرمایا ہے۔
انما المؤمنون الذين اذا ذکر الله وجلت قلوبهم (الانفال) یعنی مومنین کاملین
وہ ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل لرزنے لگتے ہیں ان پر کچھی طاری
ہو جاتی ہے۔ قرآن پاک میں دوسری جگہ ارشاد ہے۔ نقشہ منہ جلو دالذین یا حشوں

دیہم (امر) یعنی جسم کا پچ جاتے ہیں اور روئنگے کھڑے ہو جاتے ہیں ان لوگوں کے جو اپنے پروردگار سے ذرتے ہیں اس کی وضاحت اس طرح کی جاسکتی ہے قریب المعنی چار الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

القصد تواجد وجہ اضطراب ان کے مفہوم میں فرق ہے۔ سب لیے ان کے حرم میں بھی فرق ہو جائیگا۔ یعنی جسم اور جوارح کی حرکات اگر موزونیت اور تنقیب و نظم کے ساتھ ہوں تو وہ رقص ہو گا اور وہ ہر حال میں حرام ہے۔ اگر جسم اور جوارح کی حرکات بے تنقیب سے بلا قصد و ارادہ ادا ہوں تو وجود ہوتا ہے یہ درست اور قصد و ارادہ سے ہو تو یہ تواجد کہلاتا ہے اس میں ارادہ پاک ہونیت چائز ہو کہہ بالا صلیین ہو تو چائز بصورت دیگر ناجائز ہے۔ اگر جسم و جوارح میں حرکات کا انکھارنا ہو بلکہ اندر دلی موزوں لذت کی حالت ہو تو یہ اضطراب کہلاتا ہے یہ نہایت مطلوب اور اعلیٰ کیفیت ہے قابلِ ریک درست ہے۔ اس سے نماز میں کوئی خلل نہیں ہوتا بلکہ خشوع و خضوع کا موجب ہے۔

والله اعلم بالصواب

فتی محمد حسین نعیمی جامعہ نعیمیہ لاہور



مسئلہ وجد پر فتویٰ

تصانیف

رئیس الحجری مجدد ملت حضور محبوب بجان سیدی ورشدی امام خراسانی

اخندرزادہ سیف الرحمن مبارک مدعا

بالاهتمام

شیخ القرآن والحدیث مفتی ابوالعرفان

ڈاکٹر پیر محمد عابد حسین سیفی

مہتمم جامعہ جیلانیہ نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کیٹ

شعبہ تشریف اشاعت

جامعہ جیلانیہ لینات الاسلام

نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کیٹ فون نمبر: 042-5893768

آستانہ عالیہ سیفیہ گزاریہ وجامعہ سیفیہ رحمانیہ پاپا فرید کالونی چوگنی امر سدھواہور

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ
الْإِنْبِيَّاءِ وَالْمَرْسُلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ نَجْوَمِ الرَّهْبَانِ
وَالْمُقْرِّبَينَ وَعَلَى مَنْ تَبَعَهُو بِالْحَسَانِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ -

اما بعد گرامی القدر محترم مولوی صاحب عبدالکیم السلام علیکم و رحمۃ الرّحمن علیکم
محترم امر رسوله تا ان برایم موصفات نود و شایان که برآواں بعض مرشدین
اعتراف نموده بودید در خواب شایان چنین یاد آور می شوم. شما در در قفر تا ان تحریر
کردید بودید :

چند حضرات برآستانه سید الاولیاء حضرت دامائج نخش قدس سرہ نشسته
تعین ذکری کنند و از ایشان فتحمت او مناسع و حرکات سرزده می شود که در نظر عوام
سبب انکار باشد مر طریقہ عالیہ نقشبندیہ را، مولوی صاحب محترم آن اشخاص که
چنین عمل می نمایند اسماء شانرا تذکرہ آنکه نموده اید تا معرفتیں و معرفتیں از مادویں
شاخته می شد و هم آنکه اختلاف او مناسع مجده و بیان مانند افتلاف معجزات
انبیاء کرام است که یعنی از دیگر مغایرت فاردو اگر احوال این بجز و بیان تماماً
یکسان می شد پس خود آن تصنیع می بود و همچنان خلفوار این فقیر الحمد شد و هنر از است
و مریدین و مدرسین در عدد دیکم صد هزار فقر است احوال و کیفیت چذب و
اضطراب که برای هر یک آنها عارض می گرد و یکی از دیگر متفاوت است پس
هرگاه احوال و کیفیت که با یکدیگر مخالف است پس اعتراف را بر آنها راه نمی
پاشد. ولیعاً تحریر نموده بودید که در نظر عوام سبب انکار می باشد مر طریقہ عالیہ
نقشبندیہ را جناب مولوی صاحب، ازین حالت چذب و بی اختیار می تماگ اعمام

حتی خواص که علماً هستند از کاردار نداشته اند مارامیکه این ساعت جرمه نتو شنیده باشند
چنانچه فرموده است. قدر این بی راند ای - بوالثیر تا سرچشی. و علاوه از آن هر
عاملیکه عمل نیک خویش برای دفع بدگوی مردم ترک میکند آن عامل ریا کار است
و هر عاملیکه بر عمل نیک خواص اصرار و مداویست میکند برای اینکه مردم مارا به نیک
یاد آوری کند آن مشرک است. پس مولوی صاحب اگر عرض رفع بدگوی مردم
مجذوب بازرا اسباب و یا کلمات مخالفت پیش کرده شود این ریا خواهد بود و ریا
رانیز درین طرق مدخل نیست. و ایضاً شمار ممکن توب توان یاد آور شده بودید که یعنی
نواموزان تجاذب اختیار میکند و برای اطمینان جذبه بر سهای سیمه کوپی کند.

جناب مولوی صاحب خود عالم هستید اوله ثبوت جذبه در کتب شریف
مرقوم است مطالعه نموده باشید از الفاظ ممکن توب توان معلوم می شود که شما
جهذب را قائل هستید و آنرا تسلیم میکنید و اما در متاجذب که به اختیار باشد
اشتبأ و یا انکار دارید. مولوی صاحب محترم اصل در تعریف اشیاء انتقام است
تا ازان وضاحت کامل بدست آید پس تجاذب برو و نوع است، اول آنکه
مقصد آن شخص ازان تجاذب خود نمایی باشد در حرمت آن نیکی نیست دوم
مقصد آن شخص تشبیه با آن نیکان که حالت هزار او را هستند باشد ایضاً
محفو است چنانچه در حدیقة الندیة شرح طریقہ محمدیہ طبع مکتبه ص ۵۲۵

پنجم مرقوم است.

و لاشکد ان التوانست وهو تکلف الوجود و اظهاره من غير
ان يكون له وجود حقيقة فيه تشبیه باهل الوجود
الحقيقي وهو جائز بل مطلوب شرعا قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من تشبیه بقوم فهو من قومه

الطبرى في الأوسط عن خديفة بن اليماني رضى الله عنه وانما
كان المتشبه بالقورلان تبتهله به ويidel على حبه ايها هرو
رضيابا حواله هرو افعاله هو حدائقه الندية مرجع ٥٢٥ .

پس مولوی صاحب شمارا زین بجز دین آیا سوال نموده بیکداین ضطراب
وکیفیت شان بی اختیارات است و یا با اختیار اگر آنها بالغرض گفته باشد که به اختیار
چنین می کنیم ایا شما از آنها سوال نموده ای که درین ضطراب و حالت که اختیار
میکنید خودنمای مقصد تان است و یا تشبیه لجعل صالحین اگر آنها می گفت خود
نمای معقول و مایان است بعد آبرایم از خودنمای و خودستای شان احوال
ارسال می گردید. اگر آنها چیزی را از اختیار کاری و خودنمای گفته باشد پس
شمارا اگر بسب الامام و یا از طریق کشف و شهود معلومات خودنمای آنها شده
باشد چرا و در وقت تان تحریر نکرده بودید. اگر خود آنها هم از خودنمای چیزی گفته
باشد و شما هم از طریق الامام و کشف معلومات ندارید آیا از طریق علم غیب
عطای معلومات وارید پس هرگاه که صحیح دلیل و جویی برآنها ندارید پس جناب ثما
برآنها سوژن نموده ایید و آن گناه و معصیت است. شما پا نرا برآن تو به و
ندامت لازم است. واپس اثما تحریر کرده بودید که برای اظهار چند به به
وستهای سینه کوبی کنند.

جناب مولوی صاحب بعض بجز و بان و صوفیه کرام را حالات پدرید آمده
است که خود هارا به شلاق می زند و جامه هایی در پرند و بسیار حالات مختلف چنانچه
در حدائقه الندية مرقوم است .

ذکر الیافعی عن بعض هوقات رایت الشبلی قائمایت تواجه
و قد خرق توبه و هو قول مشققت ثوابی علیک حقا .

اردت تلبی نمارفته . نوکان قلبی مکان جیبی . و مالشوبی
ازدت خرقا . پذای بالجیب ازیرقا . لکان لاشق مستحقا . دردی
الیافی فی امالیه بسندہ ان سمنون رضا کان جاس علی الشط
و بیده قضیب فقرب به فخداده و ساقه حتی تبدد لحمه
و هریقول . کان لی قلب اعيش به . ضاع منی فی تغلبه .
رب فاروده علی . فقد ضاق صدری فی تطلبہ . واغث
مادرم بی رقم . یاغیاث المستخیثین المستغیث بھ حدیقة
الندیة ۵۲۳ .

پس محترماً پنین لی اختیاری ہادر حالت کمل او لیار و اسلاف صوفیہ کرام
پدیده آمدہ است . پس شما چرا آرزوی منع این حالت دارید درین حالت
را باعث تنفر عوام می دانید و حال آنکه در حق مانع این حالت در حاوی
المفتادی طبع مکتبہ لوزریہ رضویہ ۲۳۴ چنین مرقوم است .

مسئلة

فی جماعة الصوفية اجتموا فی مجلس ذکر ثوان
شخاصاً من الجماعة تامر من المجلس ذاکرا واستمر
علی ذلك لوارد حصل له فهل له فعل ذلك سوار
کان باختیاره ام لا و هل لاحد منه وزجرة عن
ذلك ؟ الجواب لا انکار عليه فی ذلك وقد سُئل عن هذا
السؤال بعینه شیخ الاسلام سراج الدين بلقى
فاجاب بأنه لا انکار عليه فی ذلك وليس لمانع

Marfat.com

التعذر بمنعه ديلزه المتعذر بذلك التعذر و
سئل عنه العلامة بن هان الدين الانباري فاجاب
بمثل ذلك رزاز ان صاحب الحال مغلوب والمنكر
محروم ماذا قل لذة التواجد ولا صفائحه المشروب
الآن قال في اخر جوابه وبالجمله فاسلامه في تسليم
حال القهر - واجاب ايضا بمثل بعض آئمه الحنفية
والمالكية كلهو كتبوا على هذه السوال من غير
مخالفه احادي لفتاوي .

وعلوه ازان اگر در حالت ذکر و جذبه رد چد کدام کلمات زرزبان
مجذوبین صادر می شود مفهوم آن عین ذکر است فعل آه وزاری پناخ پر در انوار قدسیه
مرقوم است و قال سیدی یوسف البھی رحمۃ الرّحیم علیہ
و ما ذکر وہ من ادب الذکر محلہ فی الذکر ادواعی
المختار، اما مسلوب الاختیار فنهو مع ما یرد علیہ من
الاسرار فقد میسری علی سانه ۱

الله، الله، الله، الله، او هر هو هر، او لا لا لا او
آه آه آه او عا عا عا او آآآ او هه هه او ها ها ها -
او صوت بغير حرف او تنبحيط و ادبه عند ذلك التسلیم
للوارد فاذا انقضى الوارد فادبه السکن من غير
نقول ۱۲ انوار تدییه ص ۳۹ حصر درجم .

دایی^۱ محترم مولوی صاحب جلد اول حدیثه النبیه م^{۲۳۳} که در مورد انکار بخشی دارد ایضاً سطاع العر فرماید دایی^۲ دار حدیثه النبیه جلد دویم م^{۵۲۵}

مرقوم است.

فَإِنْ طَرِيقُ الْوَجْدَ وَالْتَّوَاجْدُ الَّذِي تَعْلَمَهُ الْفَقَارُاد
الصَّادِقُونَ فِي هَذَا الزَّمَانِ وَبَعْدَهُ كَمَا كَانُوا يَعْلَمُونَهُ
مِنْ قَبْلِ فِي الزَّمَانِ الْمَاضِي لِنُورِ وَهَدَايَةٍ وَاثْرِ تَوْفِيقٍ
مِنْ أَنْفُسِهِ تَعَالَى دِعَنَاهُ.

این صفحه ها را نیز مطالعه فرمایید. و ایضاً شما در در قرآن تحریر نموده بودید
که سند های شمارا ببر کس عی نمایید. جناب مولوی صاحب فلسفائی خوش برآورده من
سند میدم آن سند اکمال و سبق های ہمان طریقه است. مقصود در آن یافیت
تا مردم به دیدن آن سند را استگردیان واصل کمال طریقت را از دروغ گویان
تشییع و امتیاز و هند و از آنها کسب تراوه افواهه واستفاده پوشیده نمانده
در مردم از فلسفای این فقیر حصول این نعمت غلطی نمایند. و ایضاً شما تحریر نموده
بودید که خطیب جامع مسجد داتا نجع بخش گفت که توجہ و جذب بر حق است
ولیکن این سینه کوپی مثل شیعه صیخت؟

جناب مولوی صاحب گفته خطیب مذکور ازین جهت قابل شنیدن
نمیست زیرا که مذکور درین راه اُمی و نابینا است. اگر جمعی از نابینا یا ان از درود
گره ہاد آفتاب دعیه و اکار کشند بزرگ خودشان است. نه محبت بدیگران پس
خطیب صاحب مذکور که نابینا یا این راه است که امام اقول که از زبانش
شنیده شده است دران معذ درش می شماریم و علاوه ازان خطیب مذکور
تشییعه مجدد و بان را در سینه کوپی باشان و گرایان که اهل تشیع است نموده پس
مذکور مصادق دو عید این حدیث ثریف است.

لَا يَرْهِمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفَسُوقِ وَلَا يَرْمِيَهُ بِالْكُفْرِ إِلَّا ابْتَدَأَ

علیه ان نعیین یکن صاحبہ کذا لک .

پس شما تماً هم مجلس تائز لازم است که احوال این و آن را تعقیب و
مند نگنید و بر مجدد و مین سلطنت نه نمایید . اگر کدام مسلک در انجاه در پاره سلوک
در محفل ذکر و میاس امورات طریقت فارض گردید بشکل استندی ورقه ارسال
نمایید نه بطور اعتراض سالکین . - آن قاب نه مجرم از کسی بین نیست .

والسلام

(فیتسع الرحم)

افندزاده پیر ارجی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الجواب صحيح والمجيب العلامه وشيخ الطريقة العالية
محبيب قد توانق جوابه بما احباب شاه احمد رضا
خالص احباب رحمة الله تعالى عليه في فتاوى رضویه
جلد عاشر من ۱۱۳ الی ۱۱۵ تذاجاز الوجد للمطوبین
المآدتين العاشقین مع الاخلاص مستند القوله مثیل
الله عليه وسلم اذا هر رتعبر ياض الجنة نارتعوا و
اجاز التواجد للاو ساط العجادتين السالکین مسلک
الافتدار باعماشقین مستند القوله صلی الله عليه وسلم
حق تشبیه بقور فهو منهور بخد الرسول صلی الله عليه
وسلوابکوان لوحشکوا نقیباکوا آنتی . اذا من فعل هذا

بِيَار و سُمْعَةٌ فَحَرَامٌ قَطْعِيٌّ جَرِيمَةٌ نَّاحِشَةٌ كَعَافٌ
 نَصَابٌ الْأَحْتَسَابُ بَابٌ سَادِسٌ تَاتَارِخَانِيَّهُ ثُوفَقَاتُوْيِ
 خَيْرِيَّهُ - هَلْ يَجُوزُ الرِّقْصُ فِي السَّمَاعِ الْجَوَابُ لَا يَجُوزُ
 وَذَكْرُ فِي النَّخِيرَةِ أَنَّهُ كَبِيرَةٌ وَمَنْ ابْاَحَهُ مِنَ الْمُتَائِنِ
 فَذَلِكَ لِلَّذِي صَارَتْ حَرَكَاتُهُ كَحْرَكَاتِ الْمَرْتَعِشِ -
 اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الصَّادِقِينَ دَلَالًا تَجْعَلْنَا مِنَ النَّافِلِينَ
 يَرْحَمْنَاكَ يَا أَرْحَوَ الرَّاحِمِينَ وَبِحُرْمَةِ نَبِيِّكَ سَيِّدِ
 الْمُرْسَلِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آَلِهِ
 وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ نَفْقَطَ وَإِنَّ اللَّهَ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

ذالك كذلك والله أعلم مني عبد اللطيف جامع نظائر رضوية андрон لرياري كييث لاہرر ١٤ - ٨٩	بالصواب مضى عبد العزيم هزاروي معتمد جامع نظائر رضوية ٢٣ - ٤٠٨
--	--

مناذ العلاماء حضرت علامه مفتى محضر القبور بوزاره ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ لاہور

امتنان العلیٰ و مسلمانہ سعیٰ عبد الطیب صادق منشیٰ و شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ لاہور

اللهم حسنه الرحمٰن = ابواب صحیح والجیب العلاقۃ و شیخ الاطریف العالیٰ مصیب ترزا نقح جو ابہ بآباب شاہ احمد رضا زادہ
الذین الائمه فی قلوبی فی خودی فی عالمی شیرجنو ۱۴۰۰ ان حصہ ۱۲۳ قریب باز الوجه بخلو بین الصاریحین الساختین سعیٰ و لذتی و لذتی
ظفرکم من اندھی کرم ادا سر قلم بر اخذ ائمۃ مارتیوا و اهلزاد التراویح و در سماوا الصاریحین السائکین حسلک اللائقیو بالعاختین
خوب قولہ میں اپنے علمبر کم من فیضیہ بتوحی خوش فہم و فخر الرؤوفین و فخر علیہ دلکرا نازم مسلکو افتخار کا۔ نعمت ۱۴۰۰ ان حصہ
لهم فی ذکرکم فی ذکر علیہ دلکرا نازم مسلکو افتخار کا۔ نعمت ۱۴۰۰ ان حصہ ۱۲۳ قریب باز الوجه بخلو بین الصاریحین الساختین
لهم ذکرکم فی ذکر علیہ دلکرا نازم مسلکو افتخار کا۔ نعمت ۱۴۰۰ ان حصہ ۱۲۳ قریب باز الوجه بخلو بین الصاریحین الساختین

لهم اذکر زاداء الصادقین ولا تمحوا من العانیں بیرحمتیک یا (وَلِلرَّأْمَنِ) و بیرحمتہ بیدیک سید للرسلین

لهم ذکرکم فی ذکر علیہ دلکرا نازم مسلکو افتخار کا۔ نعمت ۱۴۰۰ ان حصہ ۱۲۳ قریب باز الوجه بخلو بین الصاریحین الساختین

مفتی عبد الطیب

حاجہ ذکر علیہ دلکرا

لکڑو لوار کلکٹریٹ لاہور

۱۴-۶-۸۹

ڈالر کنالڈ دلکرا مسلم احمد اب

لہ میٹر سٹریٹ فیزیون



پیر طریقت رہبر شریعت آفتاب ولایت واقف رموز حقیقت
شیخ الحدیث والتفسیر ڈاکٹر مفتی پیر ابوالعرفان

محمد عبدالحسین سعیدی مدظلہ العالی

کی معرکۃ الاراء تفسیر

تفسیر سعیدی

زیور طباعت سے آرائستہ ہو کر منتظر عام پر آ رہی ہے۔

ناشر

روحانی پبلیشورز ظہور، ہوٹل گنج بخش روڈ، دربار مارکیٹ لاہور

042-7236056-0320-4651872

marfat.com

Marfat.com

فائزہ

جامعہ جیلانیہ

نادر آباد نمبر ۱، بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

شیلیفون نمبر 042-5721609



استاکسٹ

روحانی پبلشرز ظہور ہوٹل دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

فون: 0320-4651872 موبائل: 7236056

ملنے کی بیٹھ

- ☆ مرکزی جامعہ سیفیہ رحمانیہ لینات الاسلام بادشاہی روڈ ادھووال کلاں گجرات
- ☆ جامعہ سیفیہ رحمانیہ برائج قلعہ دیدار سنگھ پرانا بازار گلی برلنے والی ضلع گوجرانوالہ
- ☆ جامعہ گلزار سیفیہ رحمانیہ چونگی امرسدھو بابا فرید کالونی لاہور
- ☆ جامعہ سیفیہ رحمانیہ برائج منگلا روڈ تکودر تحصیل دینہ ضلع جہلم
- ☆ جامعہ سیفیہ رحمانیہ برائج اڑہ پنوال تحصیل صدر آباد ضلع شیخوپورہ
- ☆ جامعہ سیفیہ رحمانیہ برائج (ڈھوک) دریک راول کوٹ آزاد کشمیر
- ☆ عائشہ صدیقہ اکیڈمی برائج جامعہ سیفیہ رحمانیہ بھگوال ضلع گجرات
- ☆ حب القرآن محلہ رسول پورہ سبڑیاں برائج جامعہ سیفیہ رحمانیہ ضلع سیالکوٹ
- ☆ جامعہ سیفیہ رحمانیہ برائج بھاگوال کلاں ضلع گجرات
- ☆ فاطمۃ الزہراء اسلامک اکیڈمی ثانڈہ ضلع گجرات

نوت: سلسلہ سیفیہ کی تماکن خریدنے کیلئے روحانی پبلشرز لاہور تشریف لائیں۔